ساتھ اپنے کاموں میں مشغول ہیں اور ان کی وجہ سے قومیں ترقی کی راہ پر آگے ہی بڑھتی جارہی ہیں۔

ابھی چند مہینے ہوئے ہمارے عزیز دوست ڈاکٹر محمد نجات اللہ صدیقی جو معاشیات میں ڈاکٹر اور اس کے نامور استاد ہونے کے باوصف نہایت راسخ العقیدہ اور بڑے ولولہ و جوش مسلمان بھی ہیں، وہاں مسلمان طلبا کی انجمن کی دعوت پر اسلام پر مختلف مراکز میں لیکچر دینے کی غرض سے امریکہ گئے ہیں اور یہ ان کا عمر میں پہلا غیر ملکی سفر ہے۔ اللہ کے فضل و کرم سے اب تک انھوں نے جو لیکچر دیئے ہیں وہ بڑے کامیاب رہے ہیں۔ ابھی پچھلے دنوں شکاگو سے ان کا ایک خط آیا ہے جس میں تحریر فرماتے ہیں: ہندوستان میں گذشتہ پچیس برس میں ہم نے (مسلمانوں نے) احتجاج کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا لیکن یہاں کے مسلمان مجھ سے دریافت کرتے ہیں کہ اس مدت میں ہم نے کوئی تعمیری (Positive) اور مثبت کام بھی کیا ہے؛ اگر کیا ہے تو وہ کیا ہے! یہ سن کر سخت شرمندگی ہوتی ہے، آپ از راہ کرم اس پر توجہ کیجیئے۔ راقم الحروف نے اس کے جواب میں لکھا ہے: آپ نے یہ وہی بات لکھی ہے جس کو میں شروع سے کہتا اور لکھتا چلا آرہا ہوں، لیکن افسوس! یہاں کے مسلمانوں میں اجتماعی اور قومی سطح پر مثبت اور تعمیری کام کرنیکا کوئی جذبہ ہی نہیں ہے، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ لیڈرشپ بالکل نکمی اور ناکارہ ہے اس کے پاس نہ دل ہے نہ دماغ۔ ہواؤں پر اڑتی اور جلسوں جلوسوں پر جیتی ہے۔ اب آپ امریکہ سے واپس آجایئے تو ہم دونوں مل کر مسلمانوں کے لئے ایک ہمہ جہتی تعمیری منصوبہ (حکومتوں کے پنجسالہ منصوبوں کے طرز پر) بنائیں گے۔

ہمارے جو لیڈر آئے دن مسلمانوں کی بے روزگاری، تعلیمی پسماندگی، اردو کی حق تلفی، اور مسلمانوں کے ساتھ ناانصافی کا رونا روتے رہتے اور پبلک میں شور مچاتے رہتے ہیں ان کو بتانا چاہیئے کہ انھوں نے اب تک ان مسائل کے حل کے لئے کونسا تعمیری کام کیا ہے! مسلمانوں